مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً
وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

(القرآن الکریم)

انسان کی تربیت اور ترقی میں عورت کا کردار

از افادات
حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد صاحب نقشبندی زید مجدہ

فہرست عناوین

نمبر شمار	عناوین	صفحہ نمبر
۱	اقتباس	۱۵۳
۲	حقیقی بندہ کون	۱۵۴
۳	اللہ کا قرب مرد وزن کے لئے	۱۵۵
۴	تحصیل علم کا حکم دونوں کے لئے	۱۵۵
۵	کامیاب مرد کے پیچھے عورت کا کردار	۱۵۶
۶	عورتیں مردوں سے آگے	۱۷۰
۷	پیاری ماں بیٹی کا مکالمہ	۱۷۱
۸	نبی ﷺ نے فرمایا بہت اچھا سوال پوچھا	۱۷۴
۹	طلب علم میں عورتوں کا شوق	۱۷۵
۱۰	عہد صحابہ میں عورتوں کا علمی معیار	۱۷۵
۱۱	ایک بڑھیا کی علمی دھمکی	۱۷۶
۱۲	عورت جو قرآنی آیتوں سے بات کرتی تھی	۱۷۷
۱۳	حفاظت قرآن میں عورت کا کردار	۱۷۹
۱۴	حصول ولایت اور عورت	۱۸۰
۱۵	دین کے ہر شعبہ میں عورتوں کی مسابقت	۱۸۱
۱۶	طلب اللہ کے لاڈلے ہوتے ہیں	۱۸۴
۱۷	مناجات	۱۸۵

اللہ اللہ اللہ

اقتباس

☆طلب العلم فریضة علی کل مسلم و مسلمة ''علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان عورت مرد پر فرض ہے'' تو علم کی طلب جس طرح مرد کے لئے بھی لازمی ہے اسی طرح عورت کے لئے بھی لازمی ہے، بلکہ یہ عاجز تو یوں کہتا ہے کہ اگر کسی آدمی کے دو بچے ہوں، ایک بیٹا اور ایک بیٹی اور اس کے وسائل اتنے ہوں کہ دونوں میں سے ایک کو تعلیم دلوا سکتا ہے، تو اس کو چاہئے کہ وہ بیٹی کو تعلیم پہلے دلوائے اس لئے کہ

''مرد پڑھا فرد پڑھا، عورت پڑھی خاندان پڑھا''

● جب عورتوں میں دینی تعلم عام ہوگی تو پھر آئندہ نسلوں کی تربیت اچھی ہوگی بلکہ آپ غور کریں تو اس امت کے ہر کامیاب مرد کے پیچھے آپ کو عورت کا کردار نظر آئے گا، کبھی بیوی کی شکل میں، کبھی بہن کی شکل میں، کبھی ماں کی شکل میں اور کبھی بیٹی کی شکل میں۔

......﴿از افادات﴾......

حضرت مولانا

پیر حافظ ذوالفقار احمد صاحب

نقشبندی مدظلہ

باسمہ تعالیٰ

الحَمْدُ لِلّٰہِ وکفٰی وسلامٌ علی عِبادِہِ الَّذِینَ اصطفٰی امّا بعد!

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرجیم ، بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً وَّلَنَجْزِیَنَّھُمْ اَجْرَھُمْ بِاَحْسَنِ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (پ۱۴، سورہ النحل، آیت ۹۷)

''جو شخص کوئی نیک کام کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو بشرطیکہ صاحب ایمان ہو تو ہم اس شخص کو بالطف زندگی دیں گے، اور ان کے اچھے کاموں کے عوض میں ان کا اجر دیں گے''۔

سبحان ربِّکَ ربِّ العزَّۃِ عما یصِفُونَ وَسلامٌ علی المُرسلینَ والحَمدُ لِلّٰہِ ربِّ العَالمِینَ

اللّٰھم صلِّ علی محمدٍ وعلیٰ آلِ سیدِنا محمد وبارک وسلّم

اللّٰھم صلِّ علی محمدٍ وعلیٰ آلِ سیدِنا محمد وبارک وسلّم

اللّٰھم صلِّ علی محمدٍ وعلیٰ آلِ سیدِنا محمد وبارک وسلّم

حقیقی بندہ کون؟

انسان اس دنیا میں چند روز کا مہمان ہے نہ یہ اپنی مرضی سے دنیا میں آیا ہے اور نہ یہ اپنی مرضی سے دنیا سے واپس جاتا ہے، اسے کوئی حق نہیں پہنچتا کہ یہ درمیانی وقفہ میں اپنی من مانی زندگی گذارے جس مالک وخالق نے اسے پیدا کیا جس کے حکم سے یہ دنیا میں آیا، اور جس کے حکم سے یہ دنیا سے واپس جائے گا اگر اسی کے حکموں کے مطابق زندگی گذارے گا تو فلاح پائے گا، مقصد زندگی اللہ رب العزت کی بندگی اور مقصد حیات اللہ رب العزت کی یاد ہے، حقیقی معنوں میں بندہ وہی ہوتا ہے، جس میں بندگی ہو ورنہ تو اسراسر گندہ ہوتا ہے، جھوٹ اور فریب کا پلندہ ہوتا ہے۔

اللہ کا قرب مرد وزن کے لئے

اللہ رب العزت نے مرد اور عورت دونوں کے لئے اپنے قرب کے دروازہ کو کھولدیا ہے، ارشاد فرمایا مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ''جو کوئی بھی ایمان لائے اور نیک اعمال کرے ہم اس کو ضرور بالضرور پاکیزہ زندگی عطا کریں گے''

عام طور پر عورتوں میں یہ تاثر دیکھا گیا وہ سمجھتی ہیں کہ ولایت کے درجات کو پانا یہ تو مردوں کا کام ہے، عورتیں تو فقط اپنا نماز روزہ کریں، گھرداری کے کام میں مصروف رہیں یہی ان کی زندگی ہے، اگر ہم تاریخ اسلام کا مطالعہ کریں تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ اس امت کی خواتین نے دینی میدان میں بھی بہت ترقی کی اور علم کے میدان میں بھی انہوں نے نمایاں کامیابی حاصل کی، عورتوں کے اندر دین کا کام کرنے میں انہوں نے شب وروز محنت کی اور ولایت کے درجات پانے میں بھی وہ مردوں سے پیچھے نہ رہیں، اللہ رب العزت کا قرب حاصل کرنا، اس کی معرفت حاصل کرنا، اس کی رضاء حاصل کرنا، یہ جس طرح مردوں کے لئے ضروری اسی طرح عورتوں کے لئے بھی ضروری ہے، اور یہ تبھی ممکن ہے، جب انسان دین کا علم حاصل کرے اور اخلاص کے ساتھ اس پر عمل کرے۔

تحصیل علم کا حکم دونوں کے لئے

چناں چہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا طلب العلم فریضة علی کل مسلم ومسلمة ''علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان عورت مرد کے اوپر فرض ہے'' تو علم کی طلب جس طرح مرد کے لئے لازمی ہے اسی طرح عورت کے لئے بھی ضروری ہے، بلکہ یہ عاجز تو یوں کہتا ہے کہ اگر کسی آدمی کے دو بچے ہوں،

ایک بیٹا اور ایک بیٹی اور اس کے وسائل اتنے ہوں کہ دونوں میں سے ایک کو تعلیم دلوا سکتا ہے، تو اس کو چاہئے کہ وہ بیٹی کو تعلیم پہلے دلوائے، اس لئے کہ "مرد پڑھا فرد پڑھا، عورت پڑھی خاندان پڑھا" تو جب عورتوں میں دینی تعلیم عام ہوگی تو پھر آئندہ نسلوں کی تربیت بھی اچھی ہوگی، بلکہ آپ غور کریں تو اس امت کے ہر کامیاب مرد کے پیچھے آپ کو عورت کا کردار نظر آئے گا کبھی بیوی کی شکل میں، کبھی بہن کی شکل میں، کبھی ماں کی شکل میں اور کبھی بیٹی کی شکل میں، اس امت کے کاملین میں سے آپ کسی کی بھی زندگی کو دیکھ لیجئے، آپ کو ہمیشہ اس کی شخصیت کے پیچھے کسی نہ کسی عورت کا تعاون نظر آئے گا، اس کی تربیت نظر آئے گی۔

کامیاب مرد کے پیچھے عورت کا کردار

ایک کامیاب مرد کے پیچھے آپ کو عورت کا کردار نظر آئے گا کبھی بیوی کی شکل میں، کبھی ماں کی شکل میں کبھی بہن کی شکل میں اور کبھی بیٹی کی شکل میں اس کی چند مثالیں آپ کے سامنے پیش کی جاتی ہیں۔

مثال (۱):...... نبی علیہ السلام اللہ رب العزت کے محبوب سید الاولین ہیں، سید الآخرین ہیں، امام الملائکہ ہیں آپ کو اللہ رب العزت نے وہ شان بخشی:

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

لیکن جب آپ پر وحی نازل ہوئی اور آپ گھبرائے ہوئے اپنے گھر تشریف لائے تو آپ نے اپنی اہلیہ سے فرمایا زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ مجھے کمبل اڑھا دو، مجھے کمبل اڑھا دو، چناں چہ جبرئیل کو آپ نے پہلی مرتبہ اس شکل میں دیکھا تھا وحی اترنے کا پہلی مرتبہ تجربہ ہوا تھا نبی کے دل پر ایک خوف سا طاری تھا، ایک ہیبت سی طاری تھی، تو آپ نے فرمایا خشیت علی نفسی کہ مجھے تو اپنی جان کا خطرہ ہے ایسے وقت میں آپ کی اہلیہ محترمہ نے آپ کو تسلی کی باتیں کہیں اور فرمایا کَلَّا ہرگز نہیں اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ "اے محبوب! آپ تو صلہ رحمی کرنے والے ہیں"

وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وتقرى الضيف وتَحْمِلُ الكل وتعين على نوائب الحق آپ کے چند اچھے اخلاق گنوا کر کہا کہ جب آپ کے اندر اتنے اچھے اخلاق موجود ہیں تو اللہ رب العزت آپ کو کبھی ضائع نہیں فرمائیں گے، چناں چہ ان کی باتوں کو سن کر آپ کے دل کو تسلی مل جاتی ہے، چناں چہ محبوب کی زندگی میں آپ کو عورت کا کردار بیوی کی شکل میں نظر آئے گا، جو آپ کو مشکل وقت کے اندر تسلیاں دیا کرتی تھی بلکہ جب آپ کا نکاح ہوا تو انہوں نے اپنا سارا مال نبی علیہ السلام کے قدموں پر ڈال دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے اسی مال نے ابتداء میں بہت فائدہ دیا۔

مثال (۲):...... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اللہ کے محبوب ﷺ کے یار غار کہلاتے ہیں، رفیق سفر کہلاتے ہیں، آپ ان کے سفر ہجرت کو دیکھیں تو ان کے پیچھے بھی آپ کو ایک عورت کا ایک لڑکی کا کردار نظر آئے گا۔

حدیث پاک میں آتا ہے جب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے یہاں تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا ابوبکر میں تنہائی چاہتا ہوں، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے محبوب میں ہوں، میری بیوی ہے، اور میری دو بیٹیاں ہیں اور تو کوئی غیر نہیں، نبی علیہ السلام نے اطمینان کا اظہار فرمایا چناں چہ آپ نے فرمایا کہ ہجرت کے سفر کا حکم ہوا ہے، آپ کی بڑی بیٹی حضرت اسماء رضی اللہ عنہ نے اسی وقت دوپٹے کو پھاڑ کر دو ٹکڑے کئے ایک کو اپنے سر پر پردے کے لئے رکھ لیا اور دوسرے کے اندر انہوں نے نبی علیہ السلام کے سامان کو باندھ دیا، اور سامان باندھ کر انہوں نے نبی علیہ السلام کو رخصت فرمایا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ سے فرمایا کہ آپ کھانا بنا دیں اور اپنی بیٹی (حضرت اسماء) سے کہا کہ تو چوں کہ چھوٹی ہے لوگ تجھ پر شک بھی نہیں کریں گے، تو یہ کھانا ہمیں غار ثور میں پہنچا دینا، چناں چہ انہوں نے حامی بھر لی، ابھی نبی علیہ السلام اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

رخصت ہی ہوئے تھے کہ اسماء رضی اللہ عنہا کے دادا ابوقحافہ تشریف لائے انہوں نے آکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا، بچوں نے کہا وہ تو چلے گئے تو ان کے دل پر ذرا گھبراہٹ سی ہوئی کہنے لگے اپنا مال تو سارا نہیں لے گئے، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہنے لگیں میں بچی تھی مگر میں نے یہ کیا کہ ایک جگہ پتھر پڑے ہوئے تھے ان کے اوپر کپڑا ڈالدیا اور اپنے دادا کا ہاتھ ان پر رکھوادیا اور کہا کہ دادا ابو کے پیچھے بھی بہت کچھ ہے، تو دادا سمجھے کہ شاید مال پیچھے پڑا ہوگا وہ مطمئن ہو گئے فرمانے لگیں میرے والد تو اللہ کے محبوب کے ساتھ چلے گئے اور پانچ ہزار درہم ساتھ لیکر گئے تھے پیچھے تو اللہ اور اس کے رسول کا نام ہی چھوڑ کر گئے تھے، تو فرماتی ہیں کہ میں ان کو کھانا پہنچاتی تھی، چناں چہ جب دوسرے دن کھانا لیکر گئی تو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا کہ آج چھوٹی اسماء کے چہرے پر زخم کا نشان ہے، مغموم طبیعت ہے آپ نے پوچھا اسماء آج کیا بات ہے تو اداس نظر آتی ہے، تو اسماء رضی اللہ عنہا کے آنکھوں میں آنسو آگئے، نبی علیہ السلام متوجہ ہوئے پوچھا اسماء تو کیوں رو رہی ہے؟ عرض کیا اے اللہ کے محبوب! کل جب میں کھانا دے کر واپس جارہی تھی تو راستہ میں ابوجہل مل گیا تھا، اس نے مجھے بالوں سے مضبوطی کے ساتھ پکڑلیا اور بالوں کو کھینچ کھینچ کر کہنے لگا، اسماء بتاؤ تمہیں پتہ ہے کہ تمہارے والد کہاں ہیں؟ تمہارے پیغمبر کہاں ہیں؟ اے اللہ کے محبوب! میں نے اسے سچ سچ کہہ دیا ہاں مجھے پتہ ہے وہ کہنے لگا پھر بتاؤ وہ کہاں ہیں؟ میں نے جواب دیا ہرگز نہیں بتاؤں گی، اس نے کہا میں تمہیں ماروں گا میں سخت سزا دوں گا: اللہ کے محبوب! میں نے اس سے کہا اِقْضِ مَا أَنْتَ قَاضٍ ''جو تم کرسکتے ہو وہ کرلو مگر میں نہیں بتاؤں گی'' اے اللہ کے محبوب! اس نے اچانک مجھے زوردار تھپڑ لگایا، میں نیچے گری، چٹان پر میرا ماتھا لگا میرے ماتھے سے خون نکل آیا، میری آنکھوں سے آنسو آگئے، مجھے سخت تکلیف ہو رہی تھی، ابوجہل نے مجھے پھر بالوں سے پکڑ کر کھڑا کردیا کہنے لگا اسماء! تجھے بہت ماروں گا

جلدی بتا دے، اللہ کے محبوب! میں نے اسے جواب دیا "اے ابوجہل میری جان تو تیرے حوالے مگر میں محمد عربی کو تیرے حوالے نہیں کروں گی" آپ اندازہ کیجئے ایک چھوٹی سی بچی ہے، لیکن اس کو بھی نبی کے ساتھ اتنی محبت ہے کہتی ہے میری جان تو تیرے حوالے مگر محمد عربی کو تیرے حوالے نہیں کروں گی، تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اس کامیاب سفر کے پیچھے آپ کو ایک عورت کا کردار نظر آئے گا بیٹی کی شکل میں۔

مثال (۳):......سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مراد مصطفیٰ کہلاتے ہیں وہ ایک مرتبہ تلوار لیکر نکلے کہ نبی علیہ السلام کو شہید کردیں، راستے میں ایک صحابی ملے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ کہنے لگے کہ میں ان کو (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) شہید کرنا چاہتا ہوں، کہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری، کہنے لگے سبحان اللہ تم اپنی بہن کے گھر جا کر تو دیکھو تمہاری بہن اور بہنوئی دونوں مسلمان ہو چکے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ کو بڑا غصہ آیا کہ میرے گھر کے لوگ میری اجازت اور علم کے بغیر اسلام قبول کرلیں یہ کیسے ہوسکتا ہے، وہیں سے بہن کے گھر پہنچے اور بہن کے گھر پر دستک دی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سنا کہ وہ بیٹھے ہوئے کچھ پڑھ رہے ہیں، جب انہوں نے دستک دی تو ان کی بہن فاطمہ پہچان گئیں کہ عمر دروازے پر آئے کھڑے ہیں، چناں چہ جو صحابی پڑھا رہے تھے وہ تو چھپ گئے، انہوں نے وہ چیزیں بھی چھپا دیں، جن پر قرآن کی آیتیں لکھی ہوئی تھیں، دروازہ کھولا عمر رضی اللہ عنہ اندر تشریف لائے آکر بہنوئی سے پوچھا میں نے سنا ہے کہ آپ لوگ مسلمان ہوگئے! بہنوئی نے جواب دیا کہ اسلام سچا دین ہے، تو پھر اس کو قبول کرنے میں کیا رکاوٹ ہے، جب انہوں نے یہ الفاظ کہے تو عمر رضی اللہ عنہ نے غصہ میں آکر ان کو مارنا شروع کردیا، بہن فاطمہ بچانے کے لئے درمیان میں آئیں، عمر رضی اللہ عنہ جلال میں تھے آپ نے بہن کے چہرے پر بھی ایک زوردار تھپڑ رسید کیا فاطمہ رضی اللہ عنہ نیچے گر گئیں، مگر پھر سنبھل کر اٹھیں ان کی آنکھوں

میں آنسو تھے، عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئیں اور اس وقت یہ الفاظ کہے "عمر جس ماں کا دودھ تم نے پیا ہے اسی ماں کا دودھ میں نے پیا ہے تم میرے جسم سے جان تو نکال سکتے ہو تم ہمارے دل سے ایمان نہیں نکال سکتے" یہ الفاظ تھے جو عمر رضی اللہ عنہ کے دل پر بجلی بن کر گرے دل موم ہو گیا، کہنے لگے فاطمہ بتاؤ تم کیا پڑھ رہی تھیں، کہنے لگیں بھائی آپ کا جسم ناپاک ہے، شرک کی نجاست نے آپ کو ناپاک کر دیا غسل کر لیجئے، تاکہ آپ اس پاک کلام کو سن سکیں، چناں چہ غسل کر کے اللہ کا کلام سنا آیتیں سنیں

إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي

(پ ۱۶، سورہ طٰہٰ، آیت ۱۴)

میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں تم میری ہی عبادت کیا کرو اور میری ہی یاد کی نماز پڑھا کرو۔

کہنے لگے کہ اچھا تم مجھے بھی مسلمان بنا دو، اس وقت وہ چھپے ہوئے صحابی باہر نکلے کہنے لگے مبارک ہو عمر نبی علیہ السلام کئی دن سے دعا مانگ رہے تھے "اے اللہ عمر بن خطاب، کے ذریعہ یا عمر بن ہشام کے ذریعہ دین کو عزت عطا فرما" اللہ کے محبوب کی دعا تیرے حق میں قبول ہو گئی، آؤ میں آپ کو لیکر چلتا ہوں چناں چہ دونوں حضرات دار ارقم میں آتے ہیں، نبی علیہ السلام کنڈی لگائے بیٹھے ہیں اور مسلمانوں کو دینی تعلیم دے رہے ہیں، جب دستک دی تو ایک صحابی نے دروازے کے سوراخ میں سے دیکھا کہا اے اللہ کے محبوب عمر کھڑے ہوئے ہیں، ہاتھ میں ننگی تلوار ہے اب پتہ نہیں کیا ارادہ ہے، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور فرمانے لگے کھول دو دروازہ اگر نیک ارادے سے آئے ہیں ان کا آنا مبارک اور اگر کوئی دوسرا ارادہ لائے ہیں تو ان کی تلوار ہو گی اور عمر کی گردن ہو گی، اس جگہ لوگ دیکھیں گے کہ میں ان کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہوں، چناں چہ دروازہ کھولا، مگر عمر کے تو انداز بدلے ہوئے تھے، وہ جو قتل کرنے کی نیت سے چلے تھے خود قتل ہو چکے تھے، ان کا دل تو اس وقت اللہ کے محبوب کی غلامی میں آ چکا

تھی، ادب کے ساتھ آ کر بیٹھتے ہیں کہتے ہیں میں تو آپ کا خادم بننے کے لئے حاضر ہوا ہوں تو نبی علیہ السلام نے اللہ اکبر کے الفاظ کہے اس کو سنکر مسلمانوں نے بھی تکبیر کا نعرہ بلند کیا یہ دین اسلام میں سب سے پہلا تکبیر کا نعرہ تھا جو لگایا گیا، ان سے پہلے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے، ان کا نمبر انتالیسواں (۳۹) تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے اس کا نمبر چالیسواں تھا، تھوڑی دیر کے بعد نماز کا وقت ہوا وہیں نماز پڑھنے لگے، عرض کیا اے اللہ کے محبوب یہاں کیوں نماز پڑھتے ہو، اب تو عمر مسلمان ہو چکا، آیئے مسجد میں جا کر نماز پڑھیں گے، چناں چہ مسجد میں تشریف لے گئے، اعلان کیا'' اے قریش مکہ! اگر تم میں سے کوئی چاہے کہ اپنی بیوی کو بیوہ بنوائے اور بچوں کو یتیم کروائے، تو اسے چاہئے کہ عمر کے مقابلے میں آ جائے، ہم اب یہاں اللہ کی عبادت کیا کریں گے،'' (سبحان اللہ) اللہ رب العزت نے اسلام کو اس سپوت کے ذریعہ سے عزت عطا فرمائی مگر اس سپوت کو جو ایمان کی نعمت ملی اس کے پیچھے ان کی بہن فاطمہ کا کردار نظر آتا ہے، لہٰذا ایک اور کامیاب ہستی کے پیچھے ایک عورت کا کردار ایک بہن کی شکل میں نظر آتا ہے، اور اس طرح کی کتنی ہی مثالیں ہیں۔

مثال (۴):...... حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بڑے نامور جرنیل گذرے ہیں جن کے بارے میں آتا ہے کہ جب فتح مکہ ہوئی تو ان کو پکا یقین ہو گیا تھا کہ اسلام کے خلاف اتنی سازشیں کی ہیں اللہ کے محبوب کو اتنی تکلیفیں پہنچائی ہیں آج تو مجھے ضرور قتل کرنے کا حکم دیدیا جائے گا، چناں چہ یہ وہاں سے بھاگ کر کہیں دور چل پڑے ان کی اہلیہ اگلے دن مسلمان ہوئیں انہوں نے نبی علیہ السلام سے عرض کیا اے اللہ کے محبوب! میرے خاوند کو امن عطا کر دیجئے، تا کہ وہ اسلام قبول کر سکیں، محبوب نے امن دیدیا، ان کی بیوی ان کے پیچھے چلی حتی کہ راستے میں ایک جگہ دریا تھا، کتابوں میں لکھا ہے عکرمہ رضی اللہ عنہ کشتی کے اندر بیٹھے دریا عبور کر کے آگے جانا چاہتے تھے، ان کی اہلیہ نے بھی ایک کشتی لی اور تیزی سے

ساتھ چل کر دریا کے درمیان میں کشتی ان کے سامنے لائیں اور اپنے خاوند سے کہا، کہاں جاتے ہو؟ واپس چلئے مکہ میں زندگی گذاریں گے، خاوند نے کہا مجھے قتل کر دیا جائے گا فرمانے لگیں، نہیں میں تمہارے لئے امن لے چکی ہوں، چناں چہ اپنے خاوند کو لیکر واپس آتی ہیں، اور پھر خاوند بھی اسلام قبول کرتے ہیں، اور اللہ رب العزت پھر ان کو اسلام کا ایک بڑا جرنیل بناتے ہیں، یہاں بھی ایک اور کامیاب مرد کے پیچھے آپ کو ایک عورت کا کردار نظر آئے گا، ایک بیوی کی حیثیت سے اس قسم کی اور کتنی ہی مثالیں ہیں صحابہ کرام کی زندگیوں میں بھی اور ان کے بعد بھی۔

مثال (۵):...... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کتابوں میں لکھا ہے کہ اللہ رب العزت نے ان کو امام دار الہجرہ بنایا تھا، مدینہ طیبہ کے اندر مقیم تھے، ان کے بارے میں آتا ہے جب مسجد نبوی میں بیٹھ کر وہ طلبہ سے حدیث پاک سنتے تھے ان کی بیٹیاں جو حدیث کی عالمہ تھیں، حافظہ تھیں، پردے کے پیچھے بیٹھ کر وہ بھی اس درس میں شرکت کرتی تھیں کبھی عبارت کو پڑھتے ہوئے اگر کوئی مرد غلطی کر جاتا تو یہ بچیاں ایک لکڑی کے اوپر لکڑی مار کر آواز پیدا کرتیں اس آواز سے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو پتہ چل جاتا کہ عبارت پڑھنے والے نے غلطی کی ہے تو کئی مرتبہ آپ متوجہ ہو جاتے تو اس سے معلوم ہوا کہ ایک اور کامیاب مرد کے پیچھے آپ کو عورت کا کردار نظر آئے گا، ان کی بیٹیوں کی حیثیت سے، جو ان کی تعلیم میں ان کی معاونہ بن رہی ہیں، سبحان اللہ اس قسم کی سینکڑوں مثالیں آپ کو تاریخ اسلام میں مل جائیں گی تو اس لئے اس عاجز نے یہ بات کہی کہ ہر کامیاب شخصیت کے پیچھے آپ کو عورت کا کردار نظر آئے گا، کبھی ماں کی حیثیت سے کبھی بیوی کی حیثیت سے، کبھی بہن کی حیثیت سے اور کبھی بیٹی کی حیثیت سے اس سے آگے اگر چلیں تو اس امت کے اولیاء کی مثالیں تو بہت زیادہ ہیں۔

مثال (٦):...... امام غزالی کو اللہ رب العزت نے دین کی اتنی بڑی شخصیت بنایا ان کی زندگی کو آپ دیکھئے ان کے پیچھے ان کی ماں کا کردار نظر آئیگا۔

محمد غزالی اور احمد غزالی دو بھائی تھے یہ اپنے لڑکپن کے زمانے میں یتیم ہو گئے تھے، ان دونوں کی تربیت ان کی والدہ نے کی ان کے بارے میں ایک عجیب بات لکھی ہے کہ ماں ان کی اتنی اچھی تربیت کرنے والی تھیں کہ وہ ان کو نیکی پر لائیں حتی کہ عالم بن گئے، مگر دونوں بھائیوں کی طبیعتوں میں فرق تھا، امام غزالی اپنے وقت کے بڑے واعظ اور خطیب تھے اور مسجد میں نماز پڑھاتے تھے، ان کے بھائی عالم بھی تھے، اور نیک بھی تھے لیکن وہ مسجد میں نماز پڑھنے کے بجائے اپنی الگ نماز پڑھ لیا کرتے تھے تو ایک مرتبہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی والدہ سے کہا امی! لوگ مجھ پر اعتراض کرتے ہیں کہ تو اتنا بڑا خطیب اور واعظ بھی ہے اور مسجد کا امام ہے، مگر تیرا بھائی تیرے پیچھے نماز نہیں پڑھتا، امی! آپ بھائی سے کہئے کہ وہ میرے پیچھے نماز پڑھا کرے۔ ماں نے بلا کر نصیحت کی چناں چہ اگلی نماز کا وقت آیا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نماز پڑھانے لگے اور ان کے بھائی نے پیچھے نیت باندھ لی، لیکن عجیب بات ہے کہ جب ایک رکعت پڑھنے کے بعد دوسری رکعت شروع ہوئی تو ان کے بھائی نے نماز توڑ دی اور جماعت میں باہر نکل آئے، اب جب امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے نماز مکمل کی ان کو بڑی سبکی محسوس ہوئی وہ بہت زیادہ پریشان ہوئے لہٰذا مغموم دل کے ساتھ گھر واپس لوٹے، ماں نے پوچھا بیٹا بڑے پریشان نظر آتے ہو، کہنے لگے امی بھائی نہ جاتا تو زیادہ بہتر رہتا، یہ گیا اور ایک رکعت پڑھنے کے بعد دوسری رکعت میں واپس آگیا، اور اس نے آکر الگ نماز پڑھی تو ماں نے اس کو بلایا اور کہا بیٹا تم نے ایسا کیوں کیا؟ چھوٹا بھائی کہنے لگا امی میں ان کے پیچھے نماز پڑھنے لگا، پہلی رکعت تو انہوں نے ٹھیک پڑھائی، مگر دوسری رکعت میں اللہ کی طرف دھیان کی بجائے ان کا دھیان کسی اور جگہ تھا، اس لئے میں نے ان کے پیچھے نماز چھوڑ دی اور آکر الگ پڑھ لی۔

ماں نے پوچھا امام غزالی سے کہ کیا بات ہے؟ کہنے لگے کہ امی بالکل ٹھیک بات ہے، میں نماز سے پہلے فقہ کی ایک کتاب پڑھ رہا تھا، اور نفاس کے کچھ مسائل تھے جن پر غور وخوض کر رہا تھا جب نماز شروع ہوئی پہلی رکعت میری توجہ الی اللہ میں گذری لیکن دوسری رکعت میں وہی نفاس کے مسائل میرے ذہن میں آنے لگ گئے، ان میں تھوڑی دیر کے لئے ذہن ملتفط ہوگیا، اس لئے مجھ سے یہ غلطی ہوئی تو ماں نے اس وقت ایک ٹھنڈی سانس لی اور کہا افسوس کہ تم دونوں میں سے کوئی بھی میرے کام کا نہ بنا، اس جواب کو جب سنا دونوں بھائی پریشان ہوئے، امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے تو معافی مانگ لی، امی مجھ سے غلطی ہوئی مجھے ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا، مگر دوسرا بھائی پوچھنے لگا امی مجھے تو کشف ہوا تھا اس کشف کی وجہ سے میں نے نماز توڑی تو میں آپ کے کام کا کیوں نہ بنا؟ تو ماں نے جواب دیا کہ ”تم میں سے ایک تو نفاس کے مسائل کھڑا سوچ رہا تھا اور دوسرا پیچھے کھڑا اس کے دل کو دیکھ رہا تھا، تم دونوں میں سے اللہ کی طرف تو ایک بھی متوجہ نہ تھا، لہذا تم دونوں میرے کام کے نہ بنے“

سوچنے کی بات ہے جب ماں ایسی ہو اور تصوف کے اتنے باریک مسائل بچوں کو بتانے والی ہو تو پھر بچے بڑے ہو کر امام غزالی کیوں نہ بنیں گے، تو پھر ایک اور کامیاب مرد کے پیچھے آپ کو عورت کا کردار بحیثیت ماں کے نظر آئے گا۔

مثال (۷):...... اسی طرح شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ لڑکپن میں تعلیم حاصل کرنے چلتے ہیں والدہ ان کے کپڑوں میں کچھ پیسے سی دیتی ہیں، اور نصیحت کر دیتی ہیں بیٹے ہمیشہ سچ بولنا، چناں چہ راستہ میں ڈاکوؤں نے لوٹ لیا کسی نے پوچھا تمہارے پاس مال ہے؟ انہوں نے سچ سچ بتا دیا، اس نے سردار کو بتایا تو سردار نے پاس بلا کر کہا تو نے جھوٹ کیوں نہیں بولا؟ نہ تجھے جان کی فکر نہ مال کی فکر، کہنے لگے میری امی نے کہا تھا بیٹا سچ بولنا اور میں نے ان سے وعدہ کر لیا تھا۔ مجھے جان کی پرواہ نہ تھی مجھے اپنے قول کا پاس رکھنا تھا، ڈاکوؤں کے دل میں

یہ بات گھر کر گئی کہ جب ایک بچہ ماں سے کئے ہوئے عہد کا اتنا پاس رکھتا ہے تو ہم نے بھی تو کلمہ پڑھ کے اپنے رب سے عہد کیا ہے کہ ہم اس کا پاس کیوں نہ کریں، چناں چہ وہ اللہ سے توبہ کرتے ہیں اور اس کے بعد ان کی زندگی میں نیکوکاری آجاتی ہے، یہ بچہ آگے چل کر شیخ عبدالقادر جیلانی بنا تو سوچئے ایک اور کامیاب مرد کے پیچھے آپ کو عورت کا کردار ماں کی شکل میں نظر آئے گا۔

مثال (۸):.... امام بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آتا ہے کہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جس طرح جبرئیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے اندر امتیازی شان عطا فرمائی ہے اس طرح بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ رب العزت نے اولیاء میں امتیازی شان عطا فرمائی ہے اور یہ بات کرنے والے بھی جنید بغدادی ہیں، یہی بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ جب بچپن میں یتیم ہوگئے ماں نے ان کو مدرسہ میں داخل کردیا قاری صاحب سے کہا کہ بچہ کو اپنے پاس رکھنا، زیادہ گھر آنے کی عادت نہ پڑے، ایسا نہ ہو کہ یہ علم سے محروم ہو جائے، چناں چہ یہ کئی دن قاری صاحب کے پاس رہے ایک دن اداس ہوئے دل چاہا کہ امی سے مل آؤں قاری صاحب سے اجازت مانگی، انہوں نے شرط لگادی، تم اتنا سبق یاد کرکے سناؤ تب اجازت ملے گی، سبق بھی بہت زیادہ بتا دیا مگر بچہ ذہین تھا اس نے جلدی سے وہ سبق یاد کرکے سنا دیا اجازت مل گئی، یہ اپنے گھر واپس آئے، دروازے پر آکر دستک دی، ماں وضو کر رہی تھی وہ پہچان گئی میرے بیٹے کی طرح دستک معلوم ہوتی ہے، چناں چہ دروازے کے قریب آکر پوچھا من دق الباب ''کس نے دروازے کو کھٹکھٹایا؟'' جواب دیا بایزید ہوں، تو ماں کہتی ہے ایک میرا بھی بایزید تھا، میں نے تو اسے اللہ کے لئے وقف کردیا، مدرسہ میں ڈال دیا، تو کون بایزید ہے؟ جواب کھڑا میرا دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے، تو جب انہوں نے یہ الفاظ سنے سمجھ گئے، امی چاہتی ہیں میرا دروازہ نہ کھٹکھٹائے، اب بایزید مدرسہ میں اللہ کا دروازہ کھٹکھٹانے

اور اسی سے تعلق استوار کرے، چناں چہ واپس آئے مدرسہ میں رہے اور اس وقت نکلے جب عالم باعمل بن چکے تھے، اور اللہ نے ان کو بایزید بنادیا تھا، تو ایک اور کامیاب شخصیت کے پیچھے آپ کو ایک عورت کا کردار ایک ماں کی شکل میں نظر آئے گا۔

مثال (۹):...... حضرت خنسی رضی اللہ عنہا کے بارے میں آتا ہے کہ ان کے چار بیٹے تھے، وہ جب کھانے پر بیٹھتیں تو بچوں کو کہتیں میرے بیٹو! تم اس ماں کے بیٹے ہو جس نے نہ ماموں کو رسوا کیا نہ تمہارے باپ کے ساتھ خیانت کی، جب بار بار یہ کہتیں، تو ایک بار بچوں نے کہا امی آخر اس کا کیا مطلب ہے؟ تو فرماتیں میرے بیٹو! جب میں کنواری تھی مجھ سے کوئی ایسی غلطی نہ ہوئی جس سے تمہارے ماموں کی رسوائی ہوتی اور جب شادی ہوئی تو میں نے تمہارے باپ کے ساتھ خیانت نہیں کی، میں اتنی غیرت اور باحیا زندگی گذارنے والی عورت ہوں، بچے پوچھتے! امی آپ کیا چاہتی ہیں؟ تو ماں کہتی! بیٹو جب تم جوان ہو جاؤ گے تم سب اللہ کے راستے میں جہاد کرنا اور میرے بیٹو تم شہید ہو جانا اور میں آکر تمہیں دیکھوں گی اگر تمہارے سینوں پر تلوار کے زخم ہوں گے میں تم سے راضی ہو جاؤں گی اور اگر تمہاری پشت پر زخم ہوں گے تو میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی، بیٹے پوچھتے امی آپ کیوں کہتی ہیں شہید ہو جانا شہید ہو جانا تب ماں سمجھاتیں کہ میرے بیٹو! اس لئے کہ جب قیامت کے دن عدل قائم ہوگا اور اللہ تعالیٰ پوچھیں گے شہیدوں کی مائیں کہاں ہیں؟ میرے بیٹو! اس وقت میرے پروردگار کے سامنے مجھے سرخروئی نصیب ہوگی کہ میں بھی چار شہیدوں کی ماں ہوں، سوچنے کی بات ہے ایسے شہداء کے پیچھے آپ کو ایک عورت کا کردار ماں کی شکل میں نظر آئے گا۔

مثال (۱۰):...... ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے تعبیر الرؤیا کتاب لکھی ان کا مرتبہ اللہ نے بہت بڑا بنایا، آج بھی ہر عالم کے پاس وہی کتاب ہوتی

ہے اور خوابوں کی تعبیر اسی میں سے بتائی جاتی ہے ان کی بہن تھیں ''حفصہ'' یہ ساری قرأتوں میں اتنی ماہرہ تھیں اتنی اچھی قاریہ تھیں (سبحان اللہ) ان کے حالات میں لکھا ہوا ہے کہ ۳۲ سال اپنی گھر کی مسجد میں گذار دیے فقط طہارت وغیرہ کیلئے مسجد سے باہر نکلتیں باقی سارا وقت اسی مسجد میں بیٹھ کر عورتوں کو اور چھوٹے بچوں کو دین کی تعلیم دیتیں، اتنی بڑی قاریہ تھیں کہ محمد ابن سیرین کو خود اگر قرآن کے الفاظ میں کسی لفظ کے تلفظ کے اندر مشکل پیش آتی تو کسی بچہ کو بھیج کر کہتے کہ جاؤ دیکھو حفصہ اس لفظ کو کس طرح ادا کرتی ہے، پھر اس لفظ کو تم بھی ویسے ہی ادا کر لینا، چناں چہ ان کے بارے میں بعض تابعین نے لکھا ہے کہ ہم نے اتنی عبادت گذار اور اتنی علم والی عورت کہیں نہیں دیکھی حتی کہ بعض نے کتابوں میں لکھا کہ ہم نے ایسی عورت علم والی دیکھی کہ جن کو اگر ہم حسن بصری پر بھی چاہیں تو فضیلت دے سکتے ہیں، کسی نے کہا سعید بن مسیب سے بھی زیادہ تو جواب دیا ہاں، کسی نے ان کی باندی سے پوچھا اپنی مالکہ کے بارے میں کیا کہتی ہو؟

اس نے بڑی تعریفیں کیں اور کہنے لگیں بڑا اچھا قرآن شریف پڑھتی ہیں ہر وقت عبادت کرتی رہتی ہیں، ہر کام شریعت کے مطابق کرتی ہیں، لیکن پتہ نہیں ان سے کونسا گناہ سرزد ہو گیا ہے جو اتنا بڑا ہے کہ عشاء سے نماز کی نیت باندھ کر رونا شروع کرتی ہیں اور فجر تک کھڑی روتی رہتی ہیں (وہ بیچاری باندی یہ سمجھی کہ شاید یہ کسی بڑے گناہ کی وجہ سے ساری رات رو رو کر معافیاں مانگتی ہیں) تو اس سے اندازہ لگایئے ان کی راتیں کیسے گذرا کرتی تھیں اور اس سے آپ اندازہ لگایئے کہ حفصہ بنت سیرین نے دین کی خدمت کتنی زیادہ کی، چناں چہ اس قسم کی اور بھی کتنی مثالیں ہیں، تو بات یہ چل رہی تھی کہ ہر کامیاب شخصیت (مرد) کے پیچھے آپ کو عورت کا کردار نظر آئے گا، کسی نہ کسی شکل میں ماں کی شکل میں، بیوی کی شکل میں یا بیٹی کی شکل میں۔

مثال (۱۱):...... چناں چہ خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے

بنگال کا سفر کیا، آپ کے سفر میں کئی لوگ آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے، کئی لوگوں نے توبہ پر بیعت کی جب آپ گھر تشریف لائے تو چہرے پر خوشی کے آثار تھے، ماں نے پوچھا معین الدین بڑے خوش نظر آتے ہو؟ کہنے لگے کہ اماں! اس لئے کہ سات لاکھ ہندوؤں نے میرے ہاتھ پر اسلام قبول کیا، اور ستر لاکھ مسلمانوں نے میرے ہاتھ پر بیعت توبہ کی، اس لئے آج میرا دل بہت خوش ہے، ماں نے کہا بیٹا یہ تیرا کمال نہیں ہے یہ تو میرا کمال ہے، فرمایا مگر ماں بتائیں تو سہی کیسے؟ ماں نے جواب دیا کہ بیٹا جب تم پیدا ہوئے تو میں نے کبھی بھی زندگی میں تمہیں بلا وضو دودھ نہیں پلایا، آج اس کی یہ برکت ہے کہ تمہارے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ نے لاکھوں لوگوں کو کلمہ پڑھنے کی توفیق عطا فرما دی، تو ایک اور کامیاب شخصیت کے پیچھے آپ کو ایک عورت کا کردار نظر آئے گا بحیثیت ماں کے۔

مثال (۱۳):...... حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ آج بھی قطب مینار کے قریب لیٹے ہوئے ہیں، ان کے بارے میں بھی مشہور واقعہ ہے، ان کے نام کے ساتھ قطب الدین بختیار ''کاکی'' کا لفظ لگایا جاتا ہے، یہ ہندی کا لفظ ہے اس کا معنی ہے روٹی، واقعہ یہ ہوا کہ جب یہ پیدا ہوئے تو ان کے والدین بیٹھے ہوئے آپس میں مشورہ کر رہے تھے ہمارا بیٹا نیک کیسے بنے؟ اچھا کیسے بنے؟ چناں چہ ان کی ماں نے کہا میرے ذہن میں ایک تجویز ہے کل سے میں اس تجویز پر عمل کروں گی، اگلے دن جب بچہ مدرسہ میں چلا گیا، ماں نے کھانا بنایا اور الماری میں کہیں چھپا کر رکھ دیا، بچہ آیا کہنے لگا امی بھوک لگی ہے، مجھے کھانا دیجئے، ماں نے کہا بیٹا ہمیں بھی تو کھانا اللہ تعالیٰ دیتے ہیں وہی رزاق ہیں وہی رزق پہنچاتے ہیں، وہی مالک و خالق ہیں، ماں نے اللہ رب العزت کا تعارف کروایا اور کہا کہ بیٹا تمہارا رزق بھی وہی بھیجتے ہیں، تم اللہ سے مانگو بیٹے نے کہا امی میں کیسے مانگوں؟ ماں نے کہا بیٹا مصلیٰ بچھاؤ چناں چہ مصلیٰ بچھا دیا، بیٹا التحیات کی شکل میں بیٹھ گیا، چھوٹے چھوٹے معصوم ہاتھ اٹھائے ماں نے کہا بیٹا

دعا کرو، بیٹا دعا کر رہا ہے کہ اللہ میں مدرسہ سے آیا ہوں بھوک لگی ہے، اللہ مجھے کھانا دیدیجئے بیٹے نے تھوڑی دیر اس طرح عاجزی کی پوچھنے لگا امی اب کیا کروں؟ ماں نے کہا بیٹا تم ڈھونڈو اللہ نے کھانا بھیجدیا ہوگا، تھوڑی دیر گھر کے میں ڈھونڈا بالآخر الماری میں کھانا مل گیا، بیٹے نے کھانا کھالیا، اب بیٹے کے دل میں ایک تجسس پیدا ہوا وہ روز اللہ تعالیٰ کی باتیں پوچھتا، امی وہ سب کو کھانا دیتے ہیں پرندوں کو بھی، حیوانوں کو بھی، پتہ نہیں ان کے پاس کتنے خزانے ہیں؟ وہ ختم نہیں ہوتے، وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرتا، ماں کا دل خوش ہوتا کہ بیٹے کے دل میں اللہ رب العزت کا تعلق بڑھ رہا ہے، چناں چہ جب بچہ محسوس کرتا سب کو اللہ تعالیٰ رزق دے رہے ہیں، تو محسن کے ساتھ محبت تو فطری چیز ہے، بچہ کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوگئی، وہ محبت سے اللہ تعالیٰ کا نام لیتا وہ سونے سے پہلے والدہ سے اللہ کی باتیں پوچھتا ماں خوش ہوتیں، کہ میرے بیٹے کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت بس رہی ہے، کچھ دن تک سلسلہ اسی طرح چلتا رہا، مگر ایک دن یہ ہوا کہ ماں اپنے رشتہ داروں میں کسی تقریب میں چلی گئی، اور وہاں جا کر وہ وقت کا خیال نہ رکھ سکیں بھول گئیں، جب خیال آیا تو پتہ چلا کہ بچہ کے آنے کا وقت کافی دیر ہوئی گذر چکا ہے، ماں نے برقعہ لیا اور اپنے گھر کی طرف تیز قدموں سے چل دیں راستہ میں رو بھی رہی ہے، دعائیں بھی کر رہی ہے میرے مالک میں نے تو اپنے بچہ کا یقین بنانے کے لئے یہ سارا معاملہ کیا تھا، اے اللہ اگر آج میرے بچہ کا یقین ٹوٹ گیا تو میری محنت ضائع ہو جائے گی، اے اللہ پردہ رکھ لینا، اللہ میری محنت کو ضائع ہونے سے بچا لینا، ماں دعائیں کرتی آ رہی ہے، جب گھر پہنچی تو دیکھتی ہے کہ بیٹا آرام کی نیند سو رہا ہے، ماں نے جلدی سے کھانا پکایا اور چھپا کر رکھدیا پھر آ کر بچے کے رخسار کا بوسہ لیا اسے جگا کر سینے سے لگایا، کہنے لگی بیٹے آج تو تجھے بہت بھوک لگی ہوگی، بچہ ہشاش بشاش بیٹھ گیا، کہنے لگا کہ امی مجھے تو بھوک نہیں

لگی، ماں نے پوچھا وہ کیسے؟ تو بچہ نے کہا امی جب میں مدرسہ سے آیا تو میں نے مصلی بچھایا اور میں نے دعاء مانگی اے اللہ بھوک لگی ہوئی ہے، تھکا ہوا بھی ہوں آج تو امی بھی گھر پر نہیں ہیں، اللہ مجھے کھانا دیدو، امی اس کے بعد میں نے کمرے میں تلاش کیا مجھے ایک جگہ روٹی پڑی ملی، امی میں نے اسے کھالیا مگر جو مزہ مجھے آج آیا امی ایسا مزہ مجھے زندگی میں کبھی نہیں آیا تھا، سبحان اللہ مائیں بچوں کی تربیت ایسے کیا کرتی تھیں، اور اللہ رب العزت ان کو پھر قطب الدین بختیار کاکی بنا دیتے تھے چناں چہ یہ مغل بادشاہوں کے شیخ بنے اور اور اپنے وقت میں لاکھوں انسان ان کے مرید بنے تو ایک اور کامیاب شخصیت کے پیچھے آپ کو عورت کا کردار ماں کی شکل میں نظر آئے گا، یہ مثال اتنی زیادہ ہیں کہ انسان حیران ہی ہو جاتا ہے۔

عورتیں مردوں سے آگے

نبی علیہ السلام کی ایک زوجہ محترمہ ام المؤمنین مخدومۃ المسلمین محبوبۂ محبوب خدا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس امت کی عالمہ عورتوں میں سے ایک نمایاں حیثیت رکھنے والی خاتون ہیں، اس امت میں قرآن پاک کی سب سے پہلی حافظ اور یہ بھی عجیب بات ہے کہ چند باتیں ایسی ہیں کہ جن میں عورتیں مردوں سے بھی بازی لے گئیں۔

مثال کے طور پر اس امت میں نبی علیہ السلام کو نبوت کی نظر سے دیکھنے کا اعزاز سب سے پہلے عورت کو ملا چناں چہ خدیجۃ الکبریٰ وہ خاتون ہیں جنہوں نے اس امت کے مرد اور عورتوں میں بازی لے لی، اور پہلی نگاہ جو نبی علیہ السلام کے چہرے پر پڑی اور جس انسان نے ان کو نبی کی نظر سے دیکھا وہ خدیجۃ الکبریٰ تھیں۔

عورتوں میں قرآن مجید حفظ کرنے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا وہ بازی لے گئیں بڑی فقیہہ تھیں، عالمہ تھیں، ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا کہ

حضرات صحابہ کرام تو بڑے علم والے تھے، مگر ان میں سے ایک سو انچاس حضرات ایسے تھے جو علم سمجھے جاتے تھے ان کے قول کے سامنے فقیہہ لوگ اپنی رائے کو چھوڑ دیتے تھے، اور ان کے قول پر عمل کر لیا کرتے تھے، یہ صاحب فنون سمجھے جاتے تھے، یہ صحابہ کرام تھے اور ان ایک سو انچاس میں سے بھی چودہ حضرات ایسے تھے کہ جو ان میں بھی زیادہ امتیازی شان رکھتے تھے حتیٰ کہ ان چودہ میں سے کسی ایک کا قول سامنے آتا تو بقیہ فقہاء بھی اپنے قول سے رجوع کر لیتے تھے اور ان چودہ حضرات کے ناموں میں سے ایک نام سیدہ عائشہ صدیقہ کا ہے، چناں چہ بڑے بڑے کبار صحابہ کئی مسائل میں پردے کے پیچھے بیٹھ کر نبی علیہ السلام کی ان زوجہ محترمہ سے مسائل پوچھتے اور آپ ان کو تسلی بخش جواب دیتی تھیں، اللہ رب العزت نے آپ کو اتنی علمی شان عطا فرمائی تھی، اتنی سمجھ دار تھیں سبحان اللہ کہ ایک مرتبہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ عائشہ! تو مجھے کھجور اور مکھن کو ملا کر کھانے سے بھی زیادہ محبوب ہے، جیسے ہی آپ نے فرمایا تو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا اے اللہ کے محبوب آپ تو مجھے شہد اور مکھن کو ملا کر کھانے سے بھی زیادہ محبوب ہیں، نبی علیہ السلام مسکرائے اور فرمایا تیرا جواب میرے جواب سے زیادہ بہتر ہے، اللہ رب العزت نے ان کو امتیازی شان عطا کی تھی اتنی سمجھ دار تھیں۔

پیاری ماں بیٹی کا مکالمہ

ایک مرتبہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے ساتھ بیٹھی تھیں، اگرچہ ماں بیٹی کا رتبہ تھا، لیکن عمروں میں زیادہ فرق نہ ہونے کی وجہ سے آپس میں محبت پیار اور دل لگی بھی کرتی تھیں ہنسی کھیل بھی کر لیتی تھیں تو سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا ان کو دیکھ کر مسکرائیں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کیا بات ہے کہنے لگیں کہ میرے دل میں یہ بات

آرہی ہے کہ آپ کے والد تو ابو بکر صدیق ہیں جب کہ میرے والد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں بیٹی کی اس بات کو سن کر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تڑپ اٹھیں اور نبی علیہ السلام کی تعریفیں شروع کر دیں، کہنے لگیں فاطمہ آپ نے سچ کہا ہمیں ایمان ملا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں قرآن ملا ان کے صدقے میں پروردگار کی معرفت ملی ان کے صدقے میں اسلام ملا ان کے صدقے چنانچہ نبی علیہ السلام کی اتنی تعریفیں کیں کہ بہت زیادہ جب بہت زیادہ تعریفیں کر چکیں تو کہنے لگیں اے فاطمہ! میرے ذہن میں ایک بات آرہی ہے، پوچھا کہ وہ کونسی؟ فرمانے لگیں کہ میرے دل میں یہ بات آرہی ہے کہ فاطمہ اگر آپ کے خاوند علی المرتضیٰ ہیں تو پھر میرے خاوند بھی تو محمد مصطفیٰ ہیں، اب یہ سن کر فاطمہ رضی اللہ عنہا چپ ہو گئیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پھر دوسری بات کہی کہ فاطمہ! میرے دل میں ایک اور بات آرہی ہے، پوچھا کونسی؟ فرمانے لگیں قیامت کے دن جب آپ اٹھیں گی تو آپ کا ہاتھ علی المرتضیٰ کے ہاتھ میں ہوگا اور فاطمہ جب میں اٹھوں گی تو میرا ہاتھ محمد مصطفیٰ کے ہاتھوں میں ہوگا، پھر تھوڑی دیر چپ رہ کر فرمانے لگیں کہ فاطمہ! میرے دل میں ایک بات اور آرہی ہے، پوچھا کونسی؟ تو فرمانے لگیں کہ تو خاتونِ جنت ہے جنتی عورتوں کی سردار ہے تو جنت میں تخت پر بیٹھے گی تو تیرے تخت پر علی المرتضیٰ ہوں گے، مگر فاطمہ جب جنت میں میں تخت پر بیٹھوں گی تو میرے تخت پر محمد مصطفیٰ ساتھ بیٹھیں گے، اللہ رب العزت نے ان کو اتنی سمجھ عطا فرمائی تھی، اس لئے فرمایا کرتی تھیں کہ اللہ رب العزت نے مجھ کو چند ایسی باتیں عطا کیں ہیں جو کسی اور بیوی کو نہیں ملیں، سب سے پہلی بات یہ کہ میں سب سے پہلی بیوی ہوں جو کنواری نبی علیہ السلام کے نکاح میں آئی اور جتنی بھی آپ علیہ السلام کی ازواج تھیں وہ یا تو بیوہ تھیں یا مطلقہ تھیں، میں ہی ایک تھی جو کنوارا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئی، چنانچہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں تو اس وقت ابھی پورے طور پر

بالغہ نہیں تھیں، عمر چھوٹی تھی، تو محدثین نے لکھا کہ اللہ نے ان کو یہ اعزاز بخشا کہ ان کے بلوغ کے بعد کی سب سے پہلی نظر نبی علیہ السلام کے چہرۂ اقدس پر پڑی وہ ایسی حالت میں نبی علیہ السلام کی خدمت میں پہنچیں، فرمایا کرتی تھیں کہ بدر کی رات میں نبی علیہ السلام کچھ ڈھونڈ رہے تھے، میں نے پوچھا اے اللہ کے محبوب! کیا ڈھونڈ رہے ہیں، فرمانے لگے کہ میں کوئی کپڑا تلاش کر رہا ہوں تاکہ اسلام کا جھنڈا بنا کر لہرا سکوں، فرماتی ہیں میرا ایک دوپٹا تھا جس کی زمین سفید تھی اور اس کے اوپر کالی دھاریاں تھیں، فرماتی ہیں میں نے وہ دوپٹہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کر دیا، نبی علیہ السلام نے میرے دوپٹے کو اپنے ہاتھوں سے اسلام کا جھنڈا بنا کر لہرایا یہ بھی اعزاز اللہ نے مجھے نصیب فرمایا، فرماتی ہیں ایک دوسرا اعزاز مجھے یہ ملا کہ جبرئیل ﷺ نے اللہ رب العزت کے سلام مجھے دنیا میں پہنچائے، اور فرماتی تھیں کہ ایک اعزاز مجھ کو یہ ملا کہ جب منافقین نے مجھ پر بہتان باندھا تو اللہ رب العزت نے اپنے کلام پاک میں میری پاکدامنی کی گواہی دی، حالاں کہ اس سے پہلے یوسف ﷺ پر بھی اس طرح تہمت لگی، بی بی مریم پر بھی تہمت لگی، مگر اللہ رب العزت نے ان معصوم لوگوں کی ان تہمتوں کو معصوم زبانوں سے رد کروایا، چھوٹے بچوں نے اس بات کی گواہی دی کہ یہ پاک لوگ ہیں، اس تہمت سے بری ہیں، فرماتی ہیں لیکن مجھ پر جب تہمت لگائی گئی تو اللہ تعالیٰ نے چھوٹے بچوں سے گواہی دلوانے کے بجائے عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ، ذات نے خود اپنے کلام مبارک میں میری پاکدامنی کی گواہی دی ھٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ (پ ۱۸، سورہ نور، آیت ۱۶) "یہ تو بڑا بہتان ہے" فرماتی تھیں کہ یہ اعزام بھی مجھے ملا، پھر فرماتی تھیں کہ ایک اعزاز مجھے اور ملا اور وہ یہ کہ نبی ﷺ آخری مرتبہ جب بستر علالت پر تھے آپ کا چہرۂ انور اور سر مبارک میری گود میں تھا اور میری نگاہیں آپ کے چہرے پر لگی ہوئی تھیں اور آپ اس وقت اللہ کے حضور پیش ہو رہے تھے تو فرماتی ہیں کہ یہ اعزاز بھی مجھے ملا کہ آپ ﷺ نے میری گود کے اندر

سر رکھ کر دنیا سے ہمیشہ کے لئے رخصت حاصل فرمائی، سبحان اللہ، یہ کسی انسان کی کیسی خوش نصیبی ہے۔

دو ہی تو گودیں تھیں جنہیں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عزت بخشی ایک صدیق اکبر کی گود جن کی گود میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سر رکھا اور ان کو صدیق کا مقام دے دیا، اور ایک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی گود کہ محبوب نے اپنی وفات سے پہلے اس گود میں سر رکھا، اللہ نے ان کو صدیقہ کا مقام عطا فرمایا۔

حیران ہوتا ہوں اور کبھی کبھی پوچھتا ہوں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں کہ اے ام المومنین آپ کو اللہ نے یہ اعزاز دیا کہ نبی کا چہرہ انور آپ کی آنکھوں کے سامنے تھا، میرے محبوب کا چہرہ تو قرآن کے مانند تھا اور آپ مجھے ایک قاریہ نظر آتی ہیں، جو بیٹھی ہوئی اس قرآن کو پڑھ رہی ہیں اس حال میں نبی علیہ السلام نے وفات پائی، فرمایا کرتی تھیں کہ ایک اعزاز مجھے یہ بھی ملا کہ میرا ہی حجرہ تھا جہاں نبی علیہ السلام نے آرام فرمایا (جو گنبد خضرا بنا) اور قیامت کے دن اسی حجرے سے نبی علیہ السلام اٹھیں گے، اور امتوں کی شفاعت فرمائیں گے، تو اللہ رب العزت نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بہت اعزاز دیے چناں چہ بہت ساری احادیث کی روایت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمائیں، تو ان کا علمی مرتبہ اور علمی مقام بھی بہت بڑا تھا۔

نبی علیہ السلام نے فرمایا بہت اچھا سوال پوچھا

عورتوں نے دین کا علم حاصل کرنے میں بھی کمی نہیں کی بلکہ نبی علیہ السلام کی خدمت میں ایک صحابیہ حاضر ہوتی ہیں عرض کرتی ہیں اے اللہ کے محبوب مرد لوگ تو اعمال میں ہم سے آگے نکل گئے، یہ آپ کے ساتھ جہاد میں حاضر ہوتے ہیں، جنازہ کی نماز پڑھتے ہیں مسجد میں پانچ وقت نمازیں پڑھتے

ہیں، اور ہم گھروں میں محبوس رہتی ہیں بچوں کی تربیت کرتی ہیں گھر کے کام کاج کا خیال رکھتی ہیں تو ہم وہ نیکیاں نہیں کرسکتیں جو مرد کر سکتے ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوال پوچھنے والی نے بہت اچھا سوال پوچھا پھر اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ جو عورت اپنے بچے کی وجہ سے رات کو اپنے بستر پر جاگتی ہے، اللہ تعالیٰ اس مرد کے برابر اجر عطا فرماتے ہیں جو ساری رات جاگ کر دشمن کی سرحد پر پہرہ دیا کرتا ہے، اور جو عورت اپنے گھر میں نماز پڑھ لیتی ہے، اللہ رب العزت اس مرد کے برابر ثواب عطا فرماتے ہیں جو مسجد میں جا کر تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے (سبحان اللہ) عورتیں بھی ایسے پیارے مسائل نبی علیہ السلام سے پوچھا کرتی تھیں کہ نبی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے سوال پوچھنے والی نے اچھا سوال پوچھا۔

طلب علم میں عورتوں کا شوق

چناں چہ ایک صحابیہ آئیں اور کہنے لگیں اے اللہ کے نبی! مرد لوگ آپ کی مجالس میں بیٹھ کر علم حاصل کرتے ہیں اور ہم عورتیں یہ موقع نہیں پاسکتیں آپ ہمارے لئے بھی کوئی وقت متعین کر دیجئے ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہو جایا کریں گی، چناں چہ کتابوں میں لکھا ہے نبی علیہ السلام نے بدھ کا دن متعین کر دیا تھا، عورتیں جمع ہو جاتی تھیں، نبی علیہ السلام پردے میں ان کو دین کی تعلیم دے دیا کرتے تھے، چناں چہ عورتوں کا علمی مرتبہ اتنا بڑھ گیا تھا کہ وہ مردوں سے پیچھے نہیں تھیں بلکہ مردوں کے برابر کا اللہ نے ان کو علم عطا کر دیا تھا۔

عہد صحابہ میں عورتوں کا علمی معیار

اس کے ثبوت کے لئے آپ کو صرف دو باتیں بتا دیتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ ہے، چناں چہ آپ نے ایک مرتبہ یہ محسوس کیا آج کل لوگ حق مہر بہت زیادہ باندھ دیتے ہیں غریب لوگوں کی ہمت نہیں ہوتی اس لئے ان کو

پریشانی ہوتی ہے، آپ نے چاہا میں ایک رقم متعین کردوں تاکہ کسی کو پریشانی نہ اٹھانی پڑے، لہٰذا غرباء کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ ممبر پر کھڑے ہوئے اعلان فرمایا کہ میں چاہتا ہوں انتظامی امور کو مدنظر رکھتے ہوئے حق مہر کی ایک مناسب مقدار متعین کردی جائے، تاکہ غریبوں کے دل آزردہ نہ ہوں، ان کو پریشانی نہ اٹھانی پڑے آپ بیان کرکے نیچے اترے اتنے میں عورتوں کی طرف سے ایک صحابیہ پردے میں آئیں اور آکر کہنے لگیں امیر المومنین یہ آپ نے قرآن وحدیث سے فیصلہ دیا ہے یا اپنی انتظامی چیز کو سامنے رکھ کر فیصلہ دیا ہے؟ آپ نے فرمایا میں نے انتظامی امور کو سامنے رکھ کر فیصلہ کیا، وہ کہنے لگیں آپ کیسے یہ بات کرسکتے ہیں جب کہ اللہ نے قرآن مجید میں یہ واضح کردیا، عمر رضی اللہ عنہ حیران ہوکر پوچھتے ہیں کیسے واضح کردیا؟ انہوں نے آگے کہا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی کو واٰتیتم احدٰھُنَّ قِنطَارًا (پ۴، سورہ نساء، آیت ۲۰) ''اور تم اس ایک کو انبار کا انبار مال دے چکے ہو'' تو جب اللہ تعالیٰ نے حق مہر کی مقدار کے بارے میں سونے چاندی کے ڈھیر کا لفظ استعمال کیا تو اب عمر کو یہ کیسے اختیار ہے کہ وہ تھوڑی مقدار متعین کرے، امیر المومنین الٹے قدموں واپس آتے ہیں، ممبر پر کھڑے ہوکر پھر لوگوں سے کہتے ہیں کہ عمر سے غلطی ہوگئی اور ایک بہن نے احسان کیا کہ بھائی کی غلطی کی نشاندہی کردی، لہٰذا اس وقت عورتوں کا اتنا بڑا علمی معیار تھا اس وقت بات چیت بھی علمی ہوا کرتی تھی۔

ایک بڑھیا کی علمی دھمکی

چناں چہ حجاج بن یوسف کے بارے میں آتا ہے اس نے ایک بڑھیا کے بچے پر بہت ظلم کیا بڑھیا آئی اس نے حجاج بن یوسف کو ڈانٹا اور اس سے کہا حجاج تو ظلم سے باز آجا ورنہ اللہ پاک تجھے اس طرح مٹادیں گے جس طرح اس نے قرآن پاک کے پہلے پندرہ پاروں میں سے کلّا کا لفظ اڑا کر رکھدیا ہے،

حجاج تو خود بھی حافظ تھا، قاری تھا، بلکہ مقری تھا، اور عجیب بات کہ طبیعت میں سختی بہت زیادہ تھی، اس نے فوراً قرآن پر نظر ڈالی پہلے پندرہ پاروں میں کہیں کلا نظر نہ آیا کہنے لگا اگر کہیں کلا کا لفظ میں پالیتا تو تجھے بھی سزا دلواتا تو سوچنے کی بات ہے کہ عام روزمرہ کی گفتگو میں بھی عورتیں ایسی علمی بات کرتی تھیں، جو علمی لطائف اور علمی معارف ہوا کرتے تھے، تو ان عورتوں کا علمی پایہ اتنا زیادہ بلند ہوا کرتا تھا (سبحان اللہ)

عورت جو قرآنی آیتوں سے بات کرتی تھی

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عورت کا واقعہ بیان کیا، جو قرآن کریم کی آیتوں سے بات کا جواب دیا کرتی تھیں، اس واقعہ کی تفصیل بیان کرنے سے بات زیادہ لمبی ہو جائے گی تاہم فرماتے ہیں، کہ میں ایک جگہ سویا ہوا تھا میں نے دیکھا کوئی سواری پر سوار میرے پاس آیا میں نے پوچھا تو کون ہے؟

ادھر سے جواب ملا سلٰمٌ قولاً مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیم

عورت کی آواز تھی جب ان الفاظ میں سلام کیا میں نے پوچھا اماں کدھر سے آرہی ہو، ادھر سے جواب ملا وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ

میں پہچان گیا عمرہ کر کے آرہی ہیں، میں نے پوچھا یہاں کیسے ہو؟

کہنے لگی: مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ

میں سمجھ گیا یہ راستہ گم کر گئی ہیں، میں نے پوچھا اماں جان کہاں جانا چاہتی ہو؟

کہنے لگی: اُدْخُلُ الْمِصْرَ اِنْشَاءَ اللّٰهُ آمِنِیْن

میں سمجھ گیا یہ شہر جانا چاہتی ہیں، چناں چہ میں نے ان کی سواری کی مہار پکڑ لی چلنا شروع کر دیا۔

درمیان میں میں نے پوچھنا چاہا تمہاری زندگی کیسی ہے شوہر ہے یا نہیں؟

میں نے یہ بات پوچھی تو انہوں نے آگے آیت پڑھی: لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا۔

جب انہوں نے یہ آیت پڑھی میں سمجھ گیا کہ یہ اس بارے میں مجھ سے کوئی بات کرنا نہیں چاہتی، میں نے کچھ عربی کے اشعار شروع کر دیے فرماتے ہیں اس نے آگے سے قرآن پڑھا:

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ (اگر تم نے کچھ پڑھنا ہی ہے تو قرآن پڑھو)

کہنے لگے میں قرآن پڑھتا رہا، جب شہر آ گیا میں نے پوچھا یہاں کون ہے؟

کہنے لگی: اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

میں سمجھ گیا ان کے بچے ہیں پوچھا ان کا نام کیا ہے؟

فرمانے لگی: اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ

میں سمجھ گیا ان کے تین بچے ہیں اور یہ ان کے نام ہیں جب دروازے پر جا کر آواز لگائی تو تین خوبصورت نوجوان جن کے چہرے پر اتنا نور تھا اتنی جاذبیت تھی کہ بندے کی نگاہ ہٹتی نہیں تھی، ہیرے اور موتی کی طرح چمکتے چہروں والے وہ نوجوان آئے ان کے چہروں پر تقویٰ کے آثار تھے، نیکی کے آثار تھے، فرماتے ہیں میں تو ان کے حسن و جمال کو دیکھتا ہی رہ گیا، وہ آئے اپنی والدہ سے ملے، وہ خوش ہوئے امی ہم تو پریشان تھے، آپ کہاں رہ گئیں، اب ان کی ماں نے کہا وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ۔

جب انہوں نے یہ الفاظ کہے تو بچوں نے فوراً دستر خوان بچھا دیا کھانے کے لئے جو کچھ ان کے پاس تھا نکال کر رکھ دیا اور کہا آپ کھا لیجئے، میں نے انکار کیا تو کہنے لگی: اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ

میں سمجھ گیا اللہ کی رضا کے لئے کچھ کھلانا چاہتی ہیں، میں نے کھا لیا کھانے کے بعد میں ایک طرف کو جانے لگا، تو انہوں نے مجھے الوداعی بات کہی۔

اِنَّ ھٰذَا کَانَ لَکُمْ جَزَآءً وَّکَانَ سَعْیُکُمْ مَّشْکُوْرًا

میں بڑا حیران میں نے ان کے بچہ سے پوچھا یہ آپ کی ماں کا عجیب معاملہ ہے جب سے یہ مجھے ملی تب سے ہر بات کے جواب میں قرآن پاک کی آیت پڑھتی ہیں، انہوں نے کہا ہماری والدہ قرآن پاک کی حافظہ ہیں، حدیث کی عالمہ ہیں ان کے دل میں خشیت الٰہی اتنی آچکی ہے یہ سوچتی ہیں قیامت کے دن جب میرے نامۂ اعمال کو کھولا جائے گا کہیں ایسا نہ ہو اس میں الٹی سیدھی گفتگو درج ہو، پچھلے بیس سال سے ان کی زبان سے قرآن پاک کی آیت کے سوا کچھ نہیں نکلا (سبحان اللہ)

ایسی ایسی عورتیں قیامت کے دن اللہ کے حضور پیش ہوں گی، اور آج ہماری عورتیں ہیں جن کا وقت غیبت و بہتان اور الزام تراشی میں گذر جاتا ہے۔

پھر یہ اللہ کے حضور کیا جواب دیں گی، ہم اگر حالات کو دیکھیں تاریخ کو دیکھیں اس امت میں ایسی عالمہ عورتیں گذریں ہیں جنہوں نے اپنے بچوں کو بنایا، دین کی تعلیم دی، دین کی خدمت کرتے ہوئے زندگی گذاری اور اللہ کے حضور درجات پاگئیں تو عورتیں دین کی تعلیم کے حصول میں مردوں سے پیچھے نہیں رہیں۔

حفاظت قرآن میں عورت کا کردار

چناں چہ حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ میں نے اپنے بچپن میں ستر ایسی عورتوں سے علم حاصل کیا کہ جو حدیث کی راویہ تھیں اور ان سے باقاعدہ حدیث آگے روایت کی جاتی تھی (سبحان اللہ) ہر گھر گلشن بنا تھا، بچیاں اس دور میں دین کی خدمت کیا کرتی تھیں بلکہ ایک عجیب بات! حفاظت قرآن میں بھی اس امت کی بیٹیوں نے نمایاں کام کر دکھایا، اس زمانہ میں پریس (Press) تو ہوتے نہیں تھے کہ قرآن مجید پریس کے اوپر چھاپ لئے جاتے، ہاتھ سے لکھنے پڑتے تھے کتابوں میں لکھا ہے، جب جوان العمر بچیاں اپنی تعلیم

سے فارغ ہو جاتیں اور ان کے آگے نکاح میں ابھی کچھ وقت ہوتا اور مستقبل کی زندگی شروع ہونے میں کچھ انتظار ہوتا تو وہ اپنے والدین کے گھر میں روزانہ کے کام کاج سمیٹ کر پھر باوضو ہو کر مصلے پر بیٹھ جاتیں اور اللہ کا کلام (قرآن مجید) بڑی خوشنویسی کے ساتھ لکھنا شروع کرتیں روز تھوڑا تھوڑا لکھتے لکھتے ہر لڑکی اپنے لئے قرآن مجید لکھ لیتی، پھر اس کے والدین اس قرآن کی سنہری جلد بنوا دیتے اور جب بچی کی شادی ہوتی تو جہیز میں قرآن مجید کا وہی نسخہ دیا جاتا جس کو بچی نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہوتا، اس امت کی بیٹیاں اس وقت اپنے جہیز میں اللہ کا کلام لیکر جاتیں تھیں ایک طرف تو اللہ کا کلام مل جاتا تھا، اور دوسری طرف قرآن پاک کے نسخے زیادہ سے زیادہ لکھے جاتے اور قرآن پاک کی حفاظت کا سامان ہو کر امت میں پھیلتے چلے جاتے، لہٰذا قرآن پاک کی حفاظت میں جہاں مردوں نے کام کیا وہاں اس امت کی بیٹیوں نے بھی کام کر دکھایا تو دین کے معاملے میں عورتیں مردوں سے پیچھے نہیں رہیں۔

حصول ولایت اور عورت

انہوں نے ولایت کے بھی بڑے بڑے مراتب حاصل کئے، بڑی بڑی معرفت کی باتیں کیا کرتی تھیں چنانچہ رابعہ بصریہ کے بارے میں آتا ہے رات کو جب دیر ہو جاتی تہجد پڑھتیں تہجد کے بعد دامن پھیلا کر دعا مانگتیں، ان کی دعا بھی عجیب تھی دعا میں یہ الفاظ کہتیں ''اے اللہ! اس وقت دن جا چکا ہے اور رات آ گئی ہے ہر شخص اپنے مالک کے پاس پہنچ چکا ہے، مالک مجھے تجھ سے محبت ہے میں تیرے سامنے دامن پھیلا کر بیٹھی ہوں'' اور پھر عجیب بات کرتیں کہتیں ''یا اللہ دنیا کے بادشاہوں نے دروازے بند کر لئے ہیں تیرا دروازہ اب بھی کھلا ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے فریاد کرتی ہوں (اور پھر دعا مانگتے ہوئے کہتیں) اے اللہ! آپ وہ ذات ہیں جس نے آسمان کو زمین پر گرنے سے روک رکھا ہے، اے اللہ شیطان کو مجھ پر مسلط ہونے سے روک دے''

جب اس طرح دعا مانگتی تھیں پھر اللہ رب العزت ان کو علوم و معارف عطا کر دیا کرتے تھے، (سبحان اللہ) تو ہمارے لئے یہ کتنا بڑا سبق ہے اس سے پتہ چلا کہ اس امت کی عورتیں دین کے معاملے میں اور حصول ولایت میں مردوں سے پیچھے نہیں رہیں بلکہ مردوں کے ساتھ قدم آگے بڑھایا۔

دین کے ہر شعبہ میں عورتوں کی مسابقت

چناں چہ اس امت میں اگر آپ کو حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ جیسے فقیہ نظر آئیں گے، تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جیسی فقیہہ بھی نظر آئیں گی، اگر آپ کو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ جیسے حافظ نظر آئیں گے، تو پھر حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہ جیسی حافظہ بھی نظر آئیں گی اگر اس امت میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ جیسے سید الشہداء نظر آئیں گے تو اس امت میں حضرت سمیہ رضی اللہ عنہ جیسی شہیدہ بھی نظر آئیں گی بلکہ اسلام کی سب سے پہلی شہادت بھی ایک عورت نے پائی اور اس میدان میں عورتیں مردوں سے بھی آگے نکل گئیں، (سبحان اللہ) اس امت میں اگر آپ کو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جیسے جرنیل نظر آئیں گے تو پھر آپ کو اس امت میں خولہ بھی تو نظر آئیں گی، جو ضرار رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں، چناں چہ کتابوں میں لکھا ہے ضرار رضی اللہ عنہ کو کفار نے گرفتار کر لیا، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حیران ہیں مسلمانوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے، دشمن بہت زیادہ ہیں انہوں نے حضرت ضرار رضی اللہ عنہ کو نرغے میں لے لیا تھا، اور آگے چل پڑے تھے، فرماتے ہیں میں نے ایک سوار کو دیکھا نقاب پوش تھا، اس کے ہاتھ میں تلوار تھی تیزی کے ساتھ آیا اور کافروں کو گاجر اور مولی کی طرح کترنا شروع کر دیا، فرماتے ہیں کہ جدھر زیادہ رش تھا ادھر جا کر اس نے لاشوں کے پشتے لگا دیے، کافروں پر اتنا رعب بیٹھا کہ وہ ضرار رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر بھاگ گئے، انہوں نے ضرار رضی اللہ عنہ کی ہتھکڑیاں توڑیں اور وہ مشکیں کاٹ دیں جو باندھی ہوئی تھیں اور ان کو آزاد کر دیا جب واپس آئے میں حیران ہوا میں اس مجاہد کے قریب ہوا

میں نے پوچھا تو کون ہے؟ تیرے اندر اتنی شجاعت اور بہادری ہے، جواب میں ایک عورت کی آواز سنائی دی کہنے لگیں میں ضرار کی بہن خولہ ہوں میرے بھائی کو کافروں نے گرفتار کرلیا تھا میں نے سمجھی آج بھائی کو اپنی بہن کی ضرورت ہے، میں نے نقاب باندھا اور میں تلوار لیکر میدان میں آگئی۔

تو اگر مسلمانوں میں حضرت خالد ابن ولید جیسے جوانمرد اور بہادر مجاہد نظر آتے ہیں تو پھر خولہ رضی اللہ عنہا جیسی بڑا دل رکھنے والی مجاہدہ بھی تو نظر آتی ہیں، اگر اس امت میں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ جیسے بڑے بڑے مشائخ نظر آتے ہیں تو پھر رابعہ بصریہ جیسی عورتیں بھی تو نظر آتی ہیں، تو ان باتوں سے معلوم ہوا کہ عورتیں دین کے معاملہ میں اس امت میں کبھی پیچھے نہیں رہیں وہ محدثہ بھی بنیں، وہ قرآن پاک کی قاریہ بھی بنیں، اور انہوں نے عورتوں میں دین پھیلانے میں اپنی زندگیاں وقف کردیں۔

طلبہ اللہ کے لاڈلے ہوتے ہیں

آج اس عاجز کی یہ خوش نصیبی ہے ایسے ادارہ میں آنے کی سعادت حاصل ہوئی جہاں بچیوں کو تعلیم دی جاتی ہے، بچیاں قرآن پڑھتی ہیں، اپنے سینوں کو نبی علیہ السلام کی احادیث سے منور کرتی ہیں، یہ خوش نصیب بچیاں ہیں جن کو اللہ نے دین کی تعلیم کے لئے چن لیا ہے یہ خوش نصیب بچیاں ہیں جن کو پروردگار نے اپنے دین کے لئے قبول کرلیا **ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا** (پ۲۲، سورہ فاطر، آیت ۳۲)

قرآن گواہی دے رہا ہے "پھر ہم کتاب کا وارث بنائیں گے اپنے بندوں میں سے ان کو جو ہمارے چنے ہوئے بندے ہوں گے، ہمارے لاڈلے بندے ہوں گے ہمارے پیارے بندے ہوں گے" (سبحان اللہ) تو دین کا علم حاصل کرنے والے جو طلبہ وطالبات ہیں اللہ کے بندے اور بندیاں ہیں یہ اللہ کے پیارے ہیں، حدیث پاک میں آتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن علماء کو کھڑا

کریں گے اور فرمائیں گے یَامَعْشَرَ الْعُلَمَاءِ ''اے علماء کی جماعت'' میں نے تمہارے سینوں کو علم کے لئے منتخب کیا تھا اس لئے آج میں تمہیں لوگوں کے سامنے رسوانہیں کرنا چاہتا جاؤ بغیر حساب کتاب جنت کے دروازوں کو تمہارے لئے کھولدیا، اللہ رب العزت کی کتنی رحمت ہوگی کتنا کرم ہوگا۔

حدیث پاک میں آتا ہے اس امت کے عوام جب قیامت کے دن حوض کوثر پر حاضر ہوں گے اللہ کے فرشتے ان کو جام بھر بھر کر پلائیں گے، لیکن جب اس امت کے عالمہ عورتیں اور عالم مرد حوض کوثر پر جائیں گے، نبی ﷺ اپنے ہاتھوں سے حوض کوثر کا جام عطا فرمائیں گے، یہ کتنی بڑی خوش نصیبی ہے کہ اللہ رب العزت کے محبوب عزت افزائی فرمائیں گے، ایسا نہ ہو ہماری زبان تو عالم ہو اور ہمارے دل جاہل ہوں، ہمارے دماغ تو عالم ہوں اور ہمارے جسم پر نبی کی سنتیں موجود نہ ہوں اس دورنگی کی زندگی سے اللہ محفوظ فرمالیں (آمین) شیطان پیچھے پڑا ہوا ہے، مدرسہ میں داخلہ لینے کے باوجود بھی جامعات میں آنے کے باوجود بھی شیطان پیچھے لگا رہتا ہے، چاہتا ہے عورتیں وقت ضائع کریں طالب علم اپنے علم سے وہ فائدہ نہ اٹھائیں اسلئے شیطان سے بچے رہئے اپنے نفس کی شرارتوں پر نظر رکھئے جو کچھ پڑھئے اس کو اپنے جسم کے اوپر لاگو کر لیجئے تاکہ زیور علم سے اللہ رب العزت آپ کو آراستہ فرمادیں، آپ ان باتوں کو غور سے سنئے گا اللہ رب العزت کے دین میں ہی ہمارے لئے عزت ہے، یاد رکھنا......!

''انسان کا قد بغیر اونچے جوتے کے بھی اونچا نظر آسکتا ہے اگر اس کی شخصیت کے اندر بلندی ہو، انسان کی آنکھیں بغیر سرمہ کے بھی خوبصورت نظر آسکتی ہیں، اگر ان میں حیاء ہو، انسان کا چہرہ بغیر کسی میک اپ کے بھی اچھا لگتا ہے اگر اس کی پیشانی پر سجدوں کے نشان ہوں''

لہٰذا اگر آپ تقویٰ اور پرہیزگاری کی زندگی گذاریں گی تو اللہ رب العزت دنیا میں بھی عزت دیں گے اور آخرت میں بھی عزتیں دیں گے۔

پروردگار عالم ہمیں عزتیں عطا فرمائیں، ہمیں برے دن سے بچائے،

بری رات سے بچائیے، برے کاموں سے بچائیے، اللہ برے انجام سے بچا، عزتیں ملنے کے بعد ذلت سے بچائیے، ڈگمگانے سے بچالیجئے، اللہ ہمیں پھسلنے سے بچالے، اللہ ہمیں اپنے سیدھے راستے سے ہٹنے سے بچالے، ہماری حفاظت فرما، ہم تو کمزور ہیں اللہ ہم تو اتنے کمزور ہیں ہم سے تو گھر کی چیزوں کی بھی حفاظت نہیں ہو پاتی، اللہ ایمان کی حفاظت ہم کیسے کر پائیں گے، اللہ تو ہی مدد فرما، موت تک ہمارے ایمان کی حفاظت فرما۔

جب ہم اس طرح مانگیں گے تو پروردگار عالم ہم پر رحمت فرمائیں گے، اور ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائیں گے، پروردگار عالم ہماری زندگیوں کو دین کی خدمت کے لئے قبول فرمالے اور ہمیں اپنے مقبول بندوں میں شامل فرمالے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

نوٹ: بیان کے بعد حضرت نے تھوڑی دیر مراقبہ کرایا اور اسی دوران مناجات کے اشعار پڑھے، پھر خوب رو رو کر دعا کرائی۔

مناجات

ہوا و حرص والا دل بدل دے
میرا غفلت میں ڈوبا دل بدل دے

بدل دے دل کی دنیا دل بدل دے
خدایا فضل فرما دل بدل دے

گنہگاری میں کب تک عمر کاٹوں
بدل دے میرا راستہ دل بدل دے

سنوں میں نام تیرا دھڑکنوں میں
مزا آجائے مولی دل بدل دے

کروں قربان اپنی ساری خوشیاں
تو اپنا غم عطا کر دل بدل دے

ہٹا لوں آنکھ اپنی ماسوی سے
جیوں میں تیری خاطر دل بدل دے

سہل فرما مسلسل یاد اپنی
خدایا رحم فرما دل بدل دے

پڑا ہوں تیرے در پہ دل شکستہ
رہوں کیوں دل شکستہ دل بدل دے

ترا ہو جاؤں اتنی آرزو ہے
بس اتنی ہے تمنا دل بدل دے

میری فریاد سن لے میرے مولی
بنا لے اپنا بندہ دل بدل دے

ہوا و حرص والا دل بدل دے
میرا غفلت میں ڈوبا دل بدل دے